۵ بھارت اور دیگر ممالک

آیئے، اعادہ کریں۔

پچھلے سبق میں ہم نے بین الاقوامی ادارے 'اقوامِ متحدہ' اور تحفّظِ امن میں اس کے کردار کا مطالعہ کیا۔ ہمیں اس بات کا بھی علم ہوا کہ تحفّظِ امن کی خاطر بھارت نے ہمیشہ اقوامِ متحدہ کا ساتھ دیا ہے۔ اس سبق میں ہم بھارت اور اس کے پڑوسی ممالک کے تعلقات کا معالجاتی جائزہ لیں گے۔ زمینی طور پر بھارت سے کافی دوری پر واقع ممالک کے بھارت کے ساتھ کس طرح کے تعلقات ہیں، اس کا بھی مطالعہ کیا جائے گا۔

آیئے تلاش کریں....

* جنوبی ایشیا کے نقشے کی مدد سے بھارت کی سرحد کن کن ممالک سے متصل ہے، اسے ذہن نشین کیجیے۔
* بھارت کے علاوہ مزید کون سے ممالک کی سرحدیں ایک دوسرے سے متصل ہیں، تلاش کیجیے۔

بھارت اور پڑوسی ممالک

جغرافیائی اور سیاسی اعتبار سے براعظم ایشیا میں بھارت کو اہم مقام حاصل ہے۔ افغانستان، پاکستان، سری لنکا، بنگلہ دیش،

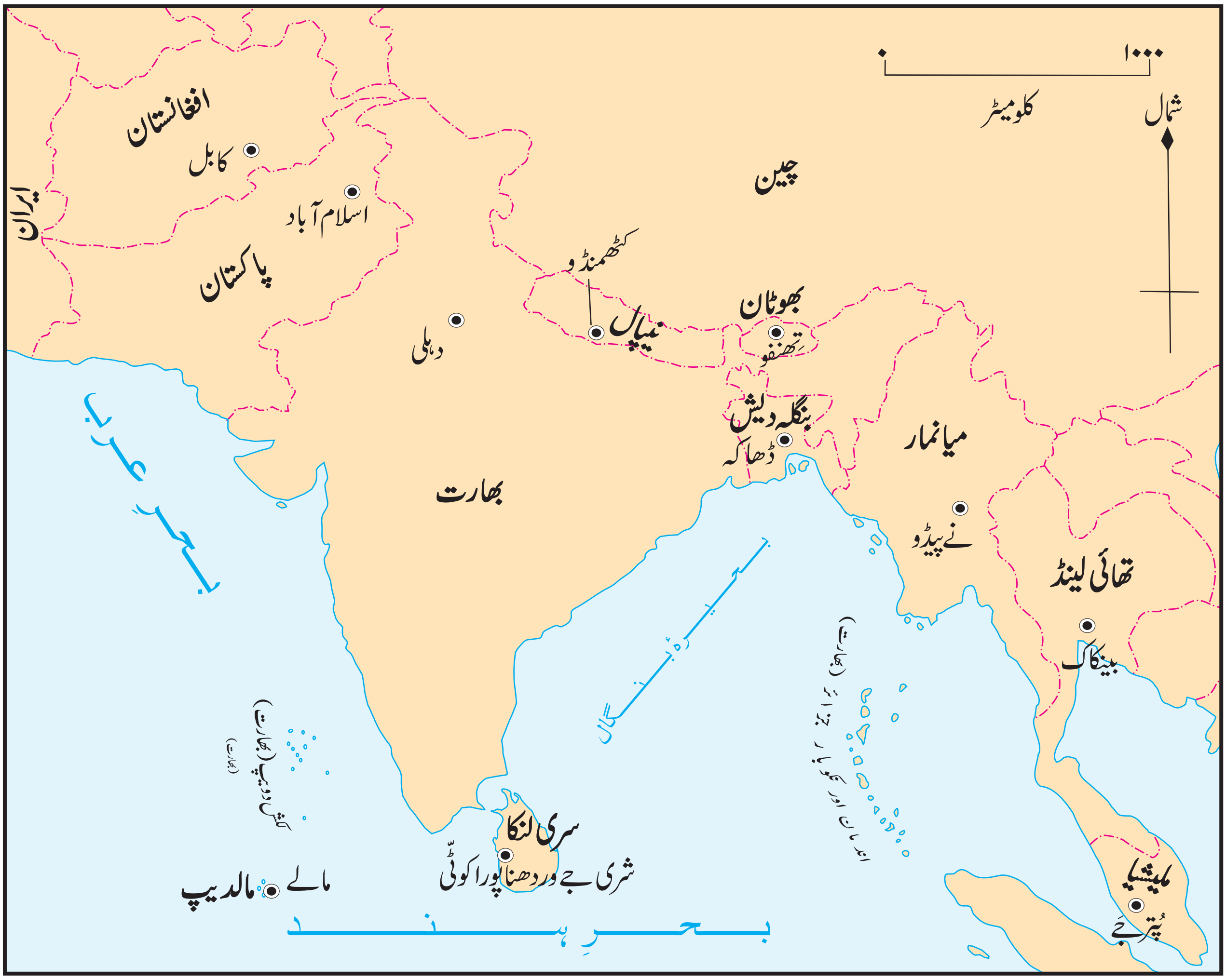

بھارت اور پڑوسی ممالک

میانمار، نیپال، بھوٹان، چین اور مالدیپ جیسے ممالک کا شمار بھارت کے پڑوسی ممالک میں ہوتا ہے۔ مساوات اور ایک دوسرے کے تئیں احترام جیسی اقدار کو بھارت کی خارجہ پالیسی میں اہمیت حاصل ہے۔ ان اقدار کی بنا پر ہی بھارت نے ان ممالک سے تعلقات قائم کیے ہیں۔ رقبے کے لحاظ سے بھارت برِصغیر کا سب سے بڑا ملک ہے۔ اسی طرح معاشی اور ٹکنالوجی کے اعتبار سے بھی بھارت زیادہ ترقی یافتہ ہے۔ اس کی وجہ سے جنوبی ایشیا کے ممالک میں اس کا بااثر ہونا فطری امر ہے۔

بھارت اور پاکستان

۱۹۴۷ء میں تقسیمِ ہند کے بعد بھارت اور پاکستان کے نام سے دو الگ الگ ملک وجود میں آئے۔

بھارت - پاکستان : بھارت اور پاکستان ان دونوں ملکوں کے تعلقات پر تین مسائل اثر انداز ہیں۔ (۱) عالمی سطح پر دونوں ملکوں کا نظریاتی اختلاف (۲) مسئلۂ کشمیر (۳) جوہری توانائی سے متعلق جدوجہد۔

بھارت اور پاکستان ان دونوں ملکوں کا دنیا کی طرف دیکھنے کا نظریہ مختلف ہے۔ عالمی سطح پر بھارتی نقطۂ نظر پر غور کیا جائے تو بھارت نے سرد جنگ کے دوران عسکری تنظیموں کی مخالفت کی تھی اور بھارت-پاکستان تنازعہ آپس میں سُلجھانے کی کوشش کی۔ ۱۹۷۲ء میں کیا گیا 'شملہ معاہدہ' اسی اُصول پر مبنی تھا۔ اس کے برخلاف پاکستان نے اسلامی دنیا اور چین سے تعلقات قائم کرنے کی کوشش کی اور امریکہ کی فوجی تنظیم میں حصہ لیا۔

بھارت سے تعلقات استوار کرنے میں پاکستان کو کشمیر کا مسئلہ سب سے اہم نظر آتا ہے۔ ۱۹۶۵ء میں مسئلۂ کشمیر کو لے کر بھارت اور پاکستان کے درمیان پہلی جنگ ہوئی۔ دونوں ملکوں کا تنازعہ مٹانے کے لیے ۱۹۶۶ء میں 'تاشقند معاہدہ' کیا گیا لیکن اس سے کچھ حاصل نہ ہوسکا اور ۱۹۷۱ء کی جنگ اگرچہ بنگلہ دیش کی آزادی کی لڑائی تھی لیکن اس میں بھی کشمیر کا مسئلہ اُٹھایا گیا تھا۔

۱۹۷۲ء میں کیے گئے 'شملہ معاہدہ' میں بھارت اور پاکستان کے مابین لین دین کا ایک نیا خاکہ تشکیل دیا گیا۔ ۱۹۹۹ء میں پاکستان نے بھارت کے کارگل علاقے میں دراندازی کی جس کی وجہ سے لڑائی شروع ہوئی۔ آج بھی کشمیر ہی دونوں ملکوں کے درمیان سب سے بڑا تنازعہ ہے لیکن اب لڑائی کے طریقے بدل گئے ہیں اور اسے ہم انتہا پسندی کا مسئلہ کہہ سکتے ہیں۔

۱۹۹۸ء میں بھارت اور پاکستان دونوں ملکوں نے جوہری جانچ کی جس کی وجہ سے ان علاقوں کے امن و سلامتی سے متعلق نئے اندیشوں نے سر اُبھارا۔ کئی ممالک کو محسوس ہوتا ہے کہ ان دونوں ممالک کے درمیان جوہری مقابلہ آرائی نہ ہو۔ بھارت اور پاکستان کے تعلقات کے درمیان ایک اور رکاوٹ 'سرکریک علاقے' کی سرحد کا مسئلہ ہے۔

دونوں ممالک نے ایک دوسرے سے گفت وشنید کرنے کی کوششیں کیں لیکن پاکستان جس طرح سے بھارت میں انتہا پسندانہ کارروائیوں کو بڑھاوا دے رہا ہے اس کے سبب گفت وشنید کی تمام کوششیں ناکام ثابت ہورہی ہیں۔

بھارت - چین : بھارت اور چین ان دو ملکوں کا تنازعہ بھی دو مسائل سے تعلق رکھتا ہے (۱) سرحد (۲) تبت کی حیثیت۔ بھارت اور چین کے درمیان سرحد کا تنازعہ 'اَکسائی چین اور میک موہن لائن' علاقوں سے تعلق رکھتا ہے۔ چین کا دعویٰ ہے کہ اَکسائی چین اور میک موہن لائن کے جنوب کا علاقہ (اروناچل پردیش) چین کا زمینی حصہ ہے۔ میک موہن لائن بین الاقوامی سرحد ہے جسے چین تسلیم نہیں کرتا۔ اس سرحدی تنازعے کو گفت وشنید کے ذریعے حل کرنے کی کوششیں بھارت نے کیں لیکن اسے کامیابی نہیں ملی۔ ۱۹۶۲ء میں چین نے بھارت پر حملہ کیا۔

تبت عرصۂ دراز سے ایک آزاد علاقہ تھا لیکن چین کی بڑھتی ہوئی فوجی کارروائیوں کو دیکھ کر تبت کے دلائی لاما نے بھارت میں سیاسی پناہ حاصل کی۔ یہ بات دونوں ملکوں کے درمیان تنازعے کا سبب بنی۔

چین اور پاکستان کی دوستی، چین کی جانب سے پاکستان کو دیا جانے والا اسلحہ، میزائل اور جوہری ٹکنالوجی کے لیے چین کی پاکستان کو دی جانے والی امداد کی وجہ سے بھارت کی سلامتی کو خطرہ پیدا ہو گیا ہے۔ اسی طرح بھارت کے دیگر پڑوسی ممالک سے چین کے دوستانہ تعلقات اور ان ممالک میں چین کے بڑھتے اثرات بھی بھارت کے لیے تشویشناک اُمور ہیں۔ اس کے باوجود بھارت نے چین سے دوستانہ تعلقات کی ہمیشہ کوششیں کیں۔ ان دونوں ملکوں کی سرحد کا تنازعہ گفت وشنید کے ذریعے حل کرنے کے لیے مشترکہ کارگزار گروپ بنایا گیا ہے۔ بھارت اور چین دونوں ملکوں کی معاشی ترقی کی رفتار میں تیزی آنے کی وجہ سے دونوں ملکوں کے تعلقات میں مضبوطی پیدا ہونا شروع ہوئی۔ معاشی اور تجارتی تعلقات میں بہتری اور روس، چین اور بھارت میں گفت وشنید کی وجہ سے رفتہ رفتہ ان تعلقات میں مثبت تبدیلی آ رہی ہے۔ سرحدی تنازعہ اگرچہ حل نہ ہو سکا لیکن کچھ عرصے کے لیے پسِ پشت چلا گیا اور دیگر شعبوں کے تعلقات کو اہمیت حاصل ہو رہی ہے۔

بھارت اور دیگر پڑوسی ممالک

افغانستان : افغانستان میں بڑے پیمانے پر عدم استحکام پایا جاتا ہے جس کے لیے طالبان نامی شدت پسند تنظیم ذمہ دار ہے۔ افغانستان میں امن قائم کرنے، حالات پر قابو پانے، ملکی سلامتی، سیاسی استحکام اور جمہوری حکومت بنانے میں مدد کرنا اور انتہا پسندانہ کارروائیوں کی بیخ کنی کے لیے بھارت نے افغانستان کو تعاون دیا ہے۔ جنگوں میں تباہ ہونے والے نقل وحمل کے ذرائع، راستوں کی تعمیر، سائنس اور ٹکنالوجی کے شعبوں میں تعاون، اسکول، طبّی امداد، آب رسانی جیسے اُمور میں افغانستان کی مدد کی جا رہی ہے۔

بنگلہ دیش : موجودہ بنگلہ دیش پہلے مشرقی پاکستان کہلاتا تھا۔ پاکستان بناتے وقت پاکستان کو دو حصوں میں تقسیم کیا گیا تھا؛ مشرقی پاکستان اور مغربی پاکستان۔ مشرقی پاکستان والوں کی زبان اور بولی موجودہ پاکستان سے بالکل الگ تھی اور سیاسی اختلافات بھی پائے جاتے تھے جس کی وجہ سے بنگلہ دیش کی آزادی کی تحریک نے جنم لیا۔ اس تحریک نے بنگلہ دیش کو پاکستانی قبضے سے آزادی دلائی۔ بنگلہ دیش مکتی سنگرام میں بھارت نے بنگلہ دیش کی مدد کی۔ ۱۹۷۱ء میں بنگلہ دیش آزاد ہوا۔ بھارت اور بنگلہ دیش کے درمیان پانی اور سرحد سے متعلق معاہدے ہوئے۔ ان ممالک کے آپسی تنازعات کے خاتمے کے بعد تجارتی تعلقات کافی مستحکم ہوتے جا رہے ہیں۔

سری لنکا : پڑوسی ملک سری لنکا سے بھارت کے دوستانہ تعلقات ہیں۔ سری لنکا کے تمل لوگ اور سری لنکا کی سرکار کے مابین تنازعے کے سبب ۱۹۸۵ء کے بعد سری لنکا میں سیاسی عدم استحکام پیدا ہو گیا تھا۔ اس وقت سری لنکا کی حکومت کے تعاون کے لیے بھارت نے امن فوج روانہ کی تھی۔ سمندری علاقے میں حفاظت کے نقطۂ نظر سے سری لنکا کے ساتھ دوستانہ تعلقات اہمیت کے حامل ہیں۔

نیپال : نیپال اور بھوٹان چاروں طرف سے پہاڑوں سے گھرے ہوئے ملک ہیں۔ ان کی سرحدیں بھارت اور چین سے ملی ہوئی ہیں۔ بھارت اور نیپال کے دوستانہ تعلقات کی بنیاد ۱۹۵۰ء میں بھارت - نیپال معاہدے کے ذریعے رکھی گئی۔ اس معاہدے کی رو سے نیپال کے شہریوں کو بھارت میں داخلے کے ساتھ ساتھ نوکری اور تجارت کی بھی آزادی دی گئی۔ نیپال میں شاہی حکومت ہوا کرتی تھی۔ ۱۹۹۰ء میں نیپال نے جمہوریت کی سمت پیش رفت کی۔ معاشی ترقی، بنیادی سہولیات، غذائی اشیا، تجارت اور بجلی کے لیے نیپال بھارت پر منحصر ہے۔ نیپال میں ۲۰۱۵ء میں زبردست زلزلے کے وقت بھارت نے نیپال کی مدد کی تھی۔

بھوٹان : بھوٹان کی حفاظت کی ذمہ داری بھارت کے کندھوں پر ہے۔ بھوٹان میں کثیر تعداد میں آبی ذخائر موجود ہیں۔ بجلی کی پیداوار کے لیے ان ذخائر کو استعمال کرنے میں بھارت نے بھوٹان کی مدد کی ہے۔

میانمار : میانمار بھارت کے مشرقی جانب واقع جنوب

مشرقی ایشیائی ممالک کو بھارت سے جوڑنے والا دروازہ کہلاتا ہے۔ اس علاقے میں ریل کے راستوں اور شاہراہوں کی ترقی کی وجہ سے جنوبی ایشیا، وسطی ایشیا اور جنوب مشرقی ایشیا ایک دوسرے سے جُڑ جائیں گے اور علاقے میں تجارت اور معاشی لین دین میں اضافہ ہوگا۔ میانمار سے بھارت قدرتی گیس بھی درآمد کر سکے گا۔

مالدیپ : بھارت اور مالدیپ کے تعلقات ابتدا سے ہی دوستانہ رہے ہیں۔ بھارت کے جنوب میں واقع یہ چھوٹا سا ملک کئی وجوہات کی بنا پر بھارت پر انحصار کرتا ہے۔ ۱۹۸۱ء سے ان دونوں ملکوں کے درمیان تجارتی تعلقات استوار ہوئے۔ بنیادی شعبوں کی ترقی، حفظانِ صحت، نقل وحمل جیسے کئی شعبوں میں بھارت نے مالدیپ کی معاشی مدد کی ہے۔ ۲۰۰۶ء کے بعد سرحدی حفاظت کے لیے بھی بھارت نے اپنا تعاون پیش کیا اور اس ملک کے حفاظتی انتظامات کو مضبوط بنایا۔ خلائی تعاون، تاریخی ورثے کی حفاظت، سیاحت جیسے شعبوں میں ان دونوں ملکوں کے درمیان معاہدہ ہوا ہے۔ نیز انتہا پسندی جیسے مسئلے کا مقابلہ کرنے کے لیے بھی مدد کرنا طے پایا ہے۔

بھارت اور امریکہ

بھارت اور امریکہ جمہوری نظام والی دو بڑی طاقتیں ہیں۔ امریکہ شروع ہی سے بھارت کا اہم تجارتی حصے دار رہا ہے۔ بھارت کے بے شمار افراد تعلیم اور ملازمت کی خاطر امریکہ کا سفر کرتے ہیں۔ ان غیر مقیم بھارتیوں کی وجہ سے امریکہ اور بھارت کے درمیان سماجی، معاشی اور تہذیبی وثقافتی تعلقات مضبوط ہوتے رہے ہیں۔ سرد جنگ کے بعد بھارت اور امریکہ کے مابین سلامتی سے متعلق روابط میں بڑے پیمانے پر اضافہ ہوا ہے۔ بھارت کے آزادانہ معاشی نظام کے اُصول پر عمل کرنے کی وجہ سے رفتہ رفتہ

کیا آپ جانتے ہیں؟

میانمار اور آنگ سی کیو : میانمار میں فوجی حکومت کے خلاف طویل جنگ لڑکر عوامی حکومت قائم کرنے کا سہرا آنگ سی کیو کے سر بندھتا ہے۔ اُنھیں امن کا نوبیل انعام بھی مل چکا ہے۔

جنوب ایشیائی علاقائی امدادِ باہمی تنظیم - سارک

جنوب ایشیائی ممالک نے ۱۹۸۵ء میں 'سارک' نامی تنظیم قائم کی ہے۔ جنوب ایشیائی ممالک میں معاشی تعاون کو فروغ دینا اور اس کے ذریعے جنوب ایشیائی ممالک کو ترقی کی راہ پر گامزن رکھنا اس تنظیم کا مقصد ہے۔ تمام جنوب ایشیائی ممالک کو یکجا ہوکر اپنے حقوق اور مسائل پر بحث کرنے کے لیے تیار کیا گیا پلیٹ فارم سارک ہے۔ افلاس کا خاتمہ، زرعی ترقی اور ٹکنالوجی کا انقلاب یہ تمام جنوب ایشیائی ممالک کے مساوی مقاصد ہیں۔ ان ممالک کو ایک دوسرے کے ساتھ تجارت کرنے میں آسانی پیدا کرنے کے مقصد سے سارک کے ذریعے کچھ اہم معاہدے کیے گئے جن کی رو سے تمام جنوبی ایشیائی ممالک کے لیے ایک آزاد تجارتی علاقہ تیار کرنا طے پایا۔ ان ممالک کی ترقی کے لیے جنوب ایشیائی عالمی جامعہ (یونیورسٹی) اور جنوب ایشیائی 'آزاد تجارتی علاقہ' جیسے معاہدے عمل میں آئے۔

* سارک تنظیم کے قیام کا مقصد بیان کیجیے۔
* آج کل کتنے ممالک 'سارک' کے رکن ہیں؟ معلوم کیجیے۔
* جنوب ایشیائی ممالک کے مساوی مقاصد بیان کیجیے۔

بھارت میں معاشی ترقی کی رفتار تیزی سے بڑھنے لگی اور ان دونوں ملکوں کے درمیان تجارتی تعلقات کو مزید تقویت پہنچی۔

۱۹۹۸ء میں بھارت نے جوہری جانچ کی جس کی وجہ سے بھارت-امریکہ تعلقات میں کچھ عرصے کے لیے تناؤ پیدا ہوا۔ اس کے بعد تعلقات کو خوش گوار بنانے کے لیے دونوں ملکوں میں گفت و شنید کے کئی مراحل طے ہوئے۔ اس گفت وشنید کے بعد امریکہ کو بھارت کی اس بات پر یقین آ گیا کہ بھارت جوہری توانائی کا استعمال پوری ذمہ داری سے کرے گا۔ بعد ازاں بھارت-امریکہ تعلقات میں مثبت تبدیلیاں آنا شروع ہوئیں۔ ۲۰۰۵ء میں سلامتی سے متعلق کیا ہوا معاہدہ اور ۲۰۰۸ء میں کیا ہوا جوہری تعاون معاہدہ ان دونوں ملکوں کے تعلقات کے اہم مرحلے ہیں۔ گزشتہ پانچ برسوں میں بھارت اور امریکہ کے درمیان تمام شعبوں میں باہمی تعاون کے تعلقات پیدا ہوئے ہیں۔

کیا آپ جانتے ہیں؟

۲۰۰۵ء میں بھارت اور امریکہ کے درمیان شہری جوہری تعاون کے معاہدے کو بھارت کے سابق وزیرِ اعظم ڈاکٹر منموہن سنگھ اور امریکہ کے صدر جارج بش نے منظوری دی۔ ۲۰۰۸ء میں بین الاقوامی جوہری کمیشن نے اس منصوبے کو منظوری دی۔ اس معاہدے کی رو سے بھارت کے لیے دیگر ممالک سے جوہری ٹکنالوجی حاصل کرنے کی راہ ہموار ہوئی۔

بھارت اور روس : بھارت اور سوویت روس یعنی موجودہ روس کے تعلقات شروع سے ہی دوستانہ تھے۔ سرد جنگ کے زمانے (۱۹۷۱ء) میں ان کے درمیان دوستی کا معاہدہ ہوا جس سے سلامتی، معاشی اور ٹکنالوجی سے متعلق باہمی تعاون قائم ہوا۔ سوویت روس نے بڑے پیمانے پر بھارت کو معاشی اور فوجی امداد فراہم کی۔

سوویت روس کی تقسیم کے بعد بھارت نے روس سے تعلقات بڑھانے کی کوشش شروع کی۔ ابتدائی دور میں سوویت روس کے سیاسی حالات اور معاشی بدحالی کی وجہ سے تعلقات میں کوئی خاص بہتری نہیں آ سکی۔ ۱۹۹۶ء کے بعد بھارت اور روس کے درمیان آہستہ آہستہ تعلقات مضبوط ہونے لگے۔ اسلحہ سازی، معدنی تیل کی پیداوار کے شعبوں میں بھارت اور روس نے مشترکہ منصوبے بنائے۔

بھارت اور یورپی ممالک

یورپی ممالک اور بھارت میں تجارتی تعلقات قائم ہیں۔ خاص طور پر جرمنی اور فرانس بھارت میں ٹکنالوجی کے میدان میں بڑے پیمانے پر سرمایہ کاری کرتے ہیں۔ علاوہ ازیں بھارت کو اسلحہ سازی کی تکنیک بھی یورپی ممالک سے ملتی ہے۔ انجینئرنگ اور اطلاعاتی ٹکنالوجی کے شعبوں میں بھارت سب سے بڑا برآمدی ملک ہے۔ غیر پابند تجارت کو فروغ دینا دونوں کا خاص مقصد ہے۔ اس کے علاوہ بھارت اور یورپی ممالک کئی امور میں ایک دوسرے کا تعاون کرتے ہیں۔ موسموں کی تبدیلی، صاف توانائی، دفاعی اسلحہ سازی، سائبر تحفّظ، تحقیق، ریلوے انتظامیہ، قدرتی آفات کے حسنِ انتظام، ہوائی تحفّظ، انتہا پسندی وغیرہ کے متعلق کئی معاہدے کیے گئے۔ بھارت کی ترقی کے نقطۂ نظر سے یہ تعاون نہایت اہم ہے۔

آ ئیے، تلاش کریں۔

* یورپی یونین کا قیام کب عمل میں آیا؟
* یورپی بازار اور یورپی کرنسی کے متعلق معلومات حاصل کیجیے۔

بھارت اور براعظم افریقہ

بھارت اور براعظم افریقہ کے مابین تعاون کے لیے بھارت نے خصوصی طور پر کچھ اہم اقدامات کیے ہیں۔ افریقہ سے قریبی

تعلقات فریقین کے لیے فائدہ مند ثابت ہوں گے۔ افریقہ کے کئی ممالک برق رفتاری سے معاشی ترقی کر رہے ہیں۔ افریقہ میں نوجوان طبقے کی ترقی کے لیے مدد کرنے کا عندیہ بھارت نے ظاہر کیا ہے۔ تعلیم، ہنرمندی، حفظانِ صحت، سائنس اور ٹکنالوجی، زراعت، سیاحت جیسے کئی شعبوں کے ترقیاتی کاموں میں امداد کے لیے بھارت نے رضا کارانہ طور پر آمادگی کا اظہار کیا ہے۔ بھارت میں بجلی کی قلّت کو افریقہ کے ممالک مصر، نائیجیریا، انگولا، سوڈان وغیرہ پورا کرسکتے ہیں۔ تجارتی تعلقات بڑھانے کے لیے بھی بھارت کوشاں ہے۔

۲۰۱۵ء میں ہوئے بھارت - افریقہ چوٹی اجلاس میں افریقہ کے تمام ۵۴ ممالک کے نمائندے موجود تھے۔ اس اجلاس میں کئی عالمی مسائل پر بحث کی گئی مثلاً موسموں کی تبدیلی، انتہا پسندی، سمندری قزاقی وغیرہ۔

بھارت اور اِنڈو - پیسفک

اِنڈو - پیسفک علاقے میں خاص طور پر جاپان، آسٹریلیا، نیوزی لینڈ اور جنوب مشرقی ایشیائی ممالک کا شمار ہوتا ہے۔ ان تمام ممالک کے ساتھ بھارت کے معاشی اور تجارتی تعلقات کافی مستحکم ہیں۔ بھارت کی کئی کمپنیوں میں ان ممالک نے سرمایہ کاری کی ہے۔ بھارت اور آسٹریلیا کے درمیان سماجی تحفّظ، مجرموں کی حوالگی، منشیات کی اسمگلنگ کے خلاف مہم، سیاحت اور ثقافتی شعبوں میں مختلف معاہدے کیے گئے ۔ اسی طرح بنیادی سہولتیں، معاشی تعاون، تحفّظ، اطلاعاتی ٹکنالوجی، جوہری توانائی، ریلوے جیسے کئی شعبوں میں مزید ترقی کے لیے جاپان بھارت کی مدد کرتا ہے۔ بھارت کو بحری سرحدی علاقوں کی ترقی اور تحفّظ کے لیے معاشی اور تکنیکی مدد دینے کے لیے جاپان راضی ہوگیا ہے۔ دونوں ملکوں کے ساحلی حفاظتی دستوں اور بحری افواج کی مشترکہ مشق ہوتی رہتی ہے۔

بھارت اور جنوب مشرقی ایشیا

انڈونیشیا، ملیشیا، سنگاپور، فلپائن، تھائی لینڈ، میانمار، ویتنام، لاؤس، کمبوڈیا اور برونئی جیسے جنوب مشرقی ایشیائی ممالک سے بھارت کے تعلقات ابتدا سے ہی اچھے ہیں۔ ۱۹۹۱ء کے بعد بھارت نے معاشی پالیسی میں تبدیلی کے ذریعے آزادانہ معاشی پالیسی اختیار کی۔ اس کے بعد جنوب مشرقی ایشیائی ممالک کے ساتھ تجارتی تعلقات میں استحکام پیدا ہوا۔ جنوب مشرقی ایشیائی ممالک کے ساتھ تجارتی تعلقات بڑھانے کی یہ پالیسی 'مشرق کی طرف دیکھیے' (Look East) کے نام سے جانی جاتی ہے۔ ۲۰۱۴ء کے بعد اس پالیسی پر باقاعدہ عمل کیا گیا۔ فی الوقت یہ پالیسی 'مشرق کے تئیں عملی پیش رفت' (Act East) کے نام سے جانی جاتی ہے۔

بھارت اور مغربی ایشیا : مغربی ایشیا کے ممالک خاص طور پر معدنی تیل اور قدرتی گیسوں سے مالا مال ہیں۔ بھارت کے مغربی ایشیائی ممالک سے روایتی تعلقات ہیں اور بھارت ان سے ملنے والے معدنی تیل پر انحصار کرتا ہے۔ بھارت ایران، عراق، بحرین، کویت، سعودی عرب، متحدہ عرب امارات جیسے ممالک سے معدنی تیل درآمد کرتا ہے۔ زراعت کے لیے جدید ٹکنالوجی اسے اسرائیل سے ملتی ہے۔ اسی طرح ملکی دفاع کے لیے جدید ترین اسلحہ بھی اسرائیل سے حاصل ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ ملازمت اور کاروبار کے سلسلے میں کئی ہندوستانی ان ممالک میں مقیم ہیں۔ ملک کی معاشی ترقی میں ان غیر مقیم بھارتیوں کا اہم کردار ہے۔

تمام ممالک سے دوستانہ تعلقات رکھنا اور اپنے ساتھ ساتھ دیگر ممالک کی ترقی کے لیے ایک دوسرے کا تعاون کرنا بھارت کی خارجہ پالیسی کا اہم مقصد ہے۔

اس سبق میں ہم نے بھارت اور دنیا کے اہم ممالک کے تعلقات کا مختصر جائزہ لیا ہے۔ اگلے سبق میں ہم کچھ اہم بین الاقوامی مسائل کا مطالعہ کریں گے۔

مشق

(۱) ذیل میں سے مناسب متبادل چن کر بیان مکمل کیجیے۔

۱۔ بھارت کے ساتھ بین الاقوامی سرحد کھلی رکھنے والا ملک

(الف) پاکستان (ب) بنگلہ دیش

(ج) نیپال (د) بھوٹان

۲۔ بھارت سے تناؤ بنائے رکھنے والے ممالک

(الف) پاکستان اور چین (ب) نیپال اور بھوٹان

(ج) میانمار اور مالدیپ (د) افغانستان و امریکہ

۳۔ بھارت اور پاکستان کے تعلقات پر اثر انداز ہونے والے عوامل

(الف) دونوں ممالک کا عالمی سطح پر نظریے میں اختلاف

(ب) کشمیر کا مسئلہ

(ج) جوہری تنازعات

(د) اوپر کے تمام تنازعات

(۲) درج ذیل جملے صحیح ہیں یا غلط، وجوہات کے ساتھ لکھیے۔

۱۔ جنوب ایشیائی ممالک میں بھارت کا مقام نہایت اہم ہے۔

۲۔ بھارت اور چین کے تعلقات دوستانہ ہیں۔

۳۔ سری لنکا حکومت کی مدد کے لیے بھارت نے امن فوج روانہ کی۔

(۳) دی ہوئی ہدایات کے مطابق عمل کیجیے۔

جدول مکمل کیجیے۔

نمبر شمار	معاہدہ / لین دین	متعلقہ ممالک
۱۔	....	بھارت - پاکستان
۲۔	میک موہن لائن	....
۳۔	....	بھارت - بنگلہ دیش
۴۔	قدرتی گیس کی درآمد	....
۵۔	....	بھارت - امریکہ
۶۔	بنیادی ترقی، نقل وحمل، طب وصحت	....
۷۔	....	بھارت - افریقہ

(۴) مندرجہ ذیل اصطلاحات کی وضاحت کیجیے۔

۱۔ شملہ معاہدہ

۲۔ بھارت - نیپال دوستی معاہدہ

۳۔ میک موہن لائن

۴۔ بھارت - افغانستان تعلقات

(۵) مندرجہ ذیل سوالوں کے مختصر جواب لکھیے۔

۱۔ بھارت اور امریکہ کے درمیان دوستانہ تعلقات کا پس منظر لکھیے۔

۲۔ پڑوسی ممالک میں جمہوری حکومت قائم کرنے کے لیے بھارت کے ذریعے کی گئی کوششیں، مثالوں کے ساتھ لکھیے۔

۳۔ جنوب ایشیائی علاقائی امدادِ باہمی تنظیم کی ذمہ داریاں تحریر کیجیے۔

سرگرمی :

۱۔ صدرِ جمہوریہ اور وزیرِ اعظم کے بیرونی ممالک کے دوروں کی معلومات جمع کیجیے۔

۲۔ مختلف ممالک کے 'یوتھ ایکسچینج' پروگرام کی معلومات حاصل کیجیے۔

6FV93P